بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

اَلۡحُبُّ لِلّٰہِ اَلۡبُغۡضُ لِلّٰہِ

المعروف

دوستی اللہ کے لئے، دشمنی اللہ کے لئے

از

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِاعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہ میں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کو صحیح کر لیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ۝ (پارہ2، سورۃ آلِ عمران، آیت 28)

ترجمہ: مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنالیں مسلمانوں کے سوا اور جو ایسا کرے گا اُسے اللہ (عزوجل) سے کچھ علاقہ نہ رہا مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو اور اللہ (عزوجل) تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ (عزوجل) ہی کی طرف پھرنا ہے۔

شانِ نزول: حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ احزاب کے دن حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کیا کہ پانچ سو یہودی میرے ہمدرد اور حلیف ہیں میں چاہتا ہوں کہ دشمن کے مقابلہ میں ان سے مدد حاصل کروں اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور خدا اور سول عزوجل و صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کے دشمنوں کو دوست و مددگار بنانے کی ممانعت فرمائی گئی اور اُنہیں راز دار بنانا اور ان سے دوستی و محبت کرنا ناجائز قرار دیا گیا۔ہاں اگر جان و مال کے نقصان کا اندیشہ ہو تو ایسے وقت میں صرف ظاہری برتاؤ کرنا جائز ہے۔ (اسباب النزول للواحدی) [1]

دوسری جگہ فرمایا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (پارہ10، سورۃ التوبہ، آیت 23)

ترجمہ: اے ایمان والو اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان پر کفر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

شانِ نزول: جب مسلمانوں کو کافروں سے ترک محبت کا حکم دیا گیا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آدمی اپنے باپ، بھائی اور رشتہ دار وغیرہ سے تعلق ختم کردے تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور بتایا کہ کافروں سے دوستی و محبت جائز نہیں چاہے ان سے کوئی بھی رشتہ ہو۔

چنانچہ آگے ارشاد فرمایا: قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ اﰳقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ اِلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝

(پارہ10، سورۃ التوبہ، اٰیت 24)

ترجمہ: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ (عزوجل) اور اس کے رسول (صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم) اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

---

[1] (اسباب النزول للواحدی النیسابوری، سورۃ آل عمران، آیت 28، الصفحۃ 102-103، دار الاصلاح، الدمام)

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اپنے دین وایمان کو بچانے کے لئے دنیا کی مشقت برداشت کرنا مسلمانوں پرلازم ہے اوراللہ (عزوجل)اوراسکے رسول پیارے مصطفی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کے مقابلہ میں دنیا کے تعلقات کی پرواہ کرنے والا فاسق ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ خدااور سول عزوجل وصَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کی محبت ایمان کی دلیل ہے۔

چنانچہ ایک مقام پر فرمایا:لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ o (پارہ28، سورۃ المجادلہ، اٰیت22)

ترجمہ: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ)عزوجل(اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ(عزوجل) اور اس کے رسول (صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم) سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کُنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ (عزوجل) نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ)عزوجل(ان سے راضی اور وہ اللہ(عزوجل)سے راضی یہ اللہ(عزوجل)کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ (عزوجل)ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

معلوم ہوا کہ مومن کی یہ شان ہی نہیں اور اس کا ایمان یہ گوارا ہی نہیں کرسکتا کہ خدا اور رَسُول عزوجل وصَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کے دشمنوں، بددینوں، بدمذہبوں اور خدا او رَسُول عزوجل وصَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے والوں سے محبت کرے اور خواہ وہ دشمنِ رَسُول اس مومن کا باپ دادا ہی کیوں نہ ہو۔ اور جس میں یہ صفت پائی جائے گی اللہ تعالیٰ عزوجل اسے سات نعمتوں سے نوازے گا۔

(1 اللہ تعالیٰ عزوجل ایمان کو دل میں نقش کردے گا۔

(2اس میں ایمان پر خاتمہ کی بشارت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ عزوجل کا لکھا ہوا مٹتا نہیں ہے۔

(3 اللہ تعالیٰ عزوجل روح القدس سے مدد فرمائے گا۔

(4ہمیشہ کے لئے ایسی جنتوں میں جائے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

(5 اللہ عزوجل والا ہو جائے گا۔

(6منہ مانگی مُرادیں پائے گا۔

(7 اللہ تعالیٰ عزوجل اس سے راضی ہو گا اور بندے کے لئے اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا بس ہے۔

چنانچہ ایمان کی یہ شان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں ملاحظہ ہو۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ جراح کو جنگ اُحد میں قتل کردیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بدر کے دن اپنے بیٹے عبدالرحمن کو مقابلہ کے لئے بلایا لیکن حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں اجازت نہ دی۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عمیر کو قتل کیا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام بن مغیرہ کو جنگ بدر میں قتل کیا اور حضرت علی بن ابی طالب وحمزہ وابو عبیدہ رضی اللہ عنہم نے ربیعہ کے لڑکوں عتبہ، شیبہ اور ولید بن عقبہ کو جنگِ بدر میں قتل کردیا جو اُن کے رشتہ دار تھے۔

افسوس آج کل کے مسلمان کہلانے والے اپنے مرتد اور بے دین رشتہ داروں اور دوستوں سے قطع تعلق کرنے سے بھی مجبوری ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ۘؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ (پارہ6، سورۃ المائدہ، اٰیت 51)

ترجمہ: اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہیں میں سے ہے بے شک اللہ (عزوجل) بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔

شانِ نزول: صحابیٔ رسول صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منافقوں کے سردار عبد اللہ بن اُبَی سے فرمایا کہ یہودی میرے بہت دوست ہیں جو بڑی شان و شوکت والے ہیں۔ لیکن اب میں ان کی دوستی سے بیزار ہوں اللہ و رسول عزوجل و صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے سوا میرے دل میں کسی کی محبت کی گنجائش نہیں اِس پر عبد اللہ بن اُبَی نے کہا کہ میں یہود کی دوستی ختم نہیں کر سکتا اِس لئے مجھے پیش آنے والے حوادِث (حادثوں) کا اندیشہ ہے۔ مجھے اُن کے ساتھ رَسم و راہ (میل جول) رکھنی ضروری ہے تاکہ وقت آنے پر وہ ہماری مدد کریں تو حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے عبد اللہ بن اُبَی سے فرمایا کہ یہود کی دوستی کا دم بھرنا تیرا ہی کام ہے عبادہ کا یہ کام نہیں۔ اِس پر اللہ تعالیٰ عزوجل نے اِس آیتِ کریمہ کو نازل فرما کر بتادیا کہ یہود و نصاریٰ سے محبت و دوستی قائم رکھنا مسلمانوں کی شان نہیں۔ (تفسیر صاوی، جلد اول، صفحہ 251)[2]

افسوس آج بھی اِسی عبد اللہ بن اُبَی کی طرح عذر پیش کرتے ہیں کہ اگر ہم بے دینوں، بدمذہبوں اور خدا عزوجل اور رَسُول صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے دوستی و محبت نہ قائم رکھیں اور ان سے نفرت کریں تو ہمارے بہت سے کام رُک جائیں گے مگر یہ عذر ان کے نفس کا دھوکہ ہے۔

امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم نے اپنا منشی نصرانی رکھ لیا ہے حالانکہ تم کو اس سے کوئی واسطہ نہیں ہونا چاہیئے کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ (پارہ6، سورۃ المائدہ، اٰیت 51)

ترجمہ: اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔

انہوں نے عرض کیا نصرانی کا دین اُس کے ساتھ ہے مجھے تو اُس کے لکھنے پڑھنے سے غرض ہے۔ امیر المومنین نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے انہیں ذلیل کیا تم انہیں عزت نہ دو اللہ عزوجل نے اُنہیں دور کیا تم انہیں قریب نہ کرو حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ بغیر اس کے بصرہ کی حکومت کا کام چلانا دشوار ہے میں نے مجبوراً اس کو رکھ لیا ہے کیونکہ اس قابلیت کا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا۔ اس پر امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر نصرانی مر جائے تو کیا کرو گے جو انتظام اُس وقت کرو گے وہ اب کرلو اور اِس دشمنِ اِسلام سے کام لے کر اُس کی عزت ہرگز نہ بڑھاؤ۔ (تفسیر خزائن العرفان)[3]

کفار سے دوستی و محبت چونکہ مرتد اور بے دین ہونے کا سبب ہے اس لئے اس کی ممانعت کے بعد فرمایا۔ اب بھی بعض لوگ بدمذہبوں کو اپنے کاروبار میں مُنشی مختار کار رکھ کر یہی عذر کرتے ہیں میں وہی عرض کرتا ہوں جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بلکہ

---

2 (تفسیر الصاوی، سورۃ المائدۃ، آیت 51، الجزء 2، الصفحۃ 508 الی 509، دارالاشاعۃ العربیۃ)

3 (تفسیر خزائن العرفان، پارہ 6، سورۃ المائدہ، آیت 51، ف 132)

وہی عرض کرتاہوں جو تمام کائنات کا خالق فرماتا ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ٘-یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىٕمٍؕ-ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُؕ-وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (پارہ6، سورۃ المائدۃ، اٰیت54)

ترجمہ: اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ عزوجل ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ (عزوجل) کے پیارے اور اللہ (عزوجل) اُن کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت اللہ عزوجل کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ (عزوجل) کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ (عزوجل) وُسعت والا علم والا ہے۔

اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس آیتِ کریمہ میں مسلمانوں میں بعض لوگوں کے مُرتَد ہونے کی خبر دی اور ساتھ ہی یہ بھی بتادیا کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اللہ عزوجل کے محبوب ہوں گے اور اللہ عزوجل اُن کا محبوب ہوگا اور ان کی پہچان یہ ہوگی کہ وہ مسلمانوں کے لئے نرم ہوں گے لیکن کافروں اور مرتدوں کے لئے سخت رہیں گے۔ وہ اللہ عزوجل کی راہ میں ہتھیار، قلم اور زبان سے لڑیں گے مگر دنیادار انہیں فسادی اور جھگڑالو سمجھے گا۔ گالیاں دے گا اور بُرا بھلا کہے گا لیکن انہیں اس کا کوئی غم نہ ہوگا وہ بلا خوف لَوْمَةَ لَآىٕمٍ اِعلاءِ کَلِمَۃِ الْحَقِّ کے فرمان کی پاسداری کرتے ہی رہیں گے۔

نوٹ: موجودہ زمانہ میں ان علامتوں کے مصداق وہی علماء ہیں جو بدمذہبوں کا کھلم کھلا رد کرتے ہیں اور لوگوں کی ملامت اور لعن طعن کو خاطر میں نہیں لاتے اور دورِ حاضرہ میں تمام بدمذاہب سے دیوبندی، وہابی مذہب بہت زیادہ خطرناک ہے یہی لوگ ہر طرح کا بھیس بدل کر عوام کو بہکاتے ہیں۔ ان کو اندر سے دیکھا جائے تو حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کے بدترین دشمن ہیں اور ان کی عداوت و دشمنی کا بین ثبوت (واضح ثبوت) ان کی تحریریں ہیں اور آپ سامعین حضرات ان تحریروں کو خوب جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے اپنے محبوب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کے دشمن کا حکم یوں نازل فرمایا ہے: وَ لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍۙ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍۙ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍۙ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ (پارہ29، سورۃ القلم، اٰیت10 تا13)

ترجمہ: اور ہر ایسے کی بات نہ سُننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل۔ بہت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا۔ بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار۔ دُرُشت خُو اس سب پر طُرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا۔

شانِ نزول: ولید بن مغیرہ نے حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی کی یعنی مجنوں کہا جس سے حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کو دکھ ہوا تو اللہ تعالیٰ عزوجل نے چند آیات مبارکہ نازل فرما کر حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی و تشفی (بحالی) دی اور آیات مذکورہ بالا میں اس گستاخ (بد زبان اور بے ادب) کے نو عیبوں کو بیان فرمایا حتیٰ کہ یہ بھی ظاہر کردیا کہ اس کی اصل ولد الحرام ہے۔ جب یہ آیتیں نازل ہوئیں تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا کہ محمدؐ (صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم) نے میرے میں نو باتیں بیان کیں ہیں اِن میں آٹھ کو تو میں جانتا ہوں لیکن نویں بات یعنی میری اصل میں خطا ہونا مجھی کو معلوم ہوگا تو مجھے سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن مار دوں گا۔ اس کی ماں نے جواب دیا کہ ہاں تیرا باپ نامرد تھا مجھے فکر ہوئی کہ وہ مرجائے گا تو اس کا مال دوسرے لوگ لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بُلا لیا اور تُو اُسی کے نطفہ سے ہے۔

(تفسیر صاوی، جلد4، صفحہ 198، واحدی وغیرہ) [4]

---

[4] (تفسیر الصاوی، سورۃ القلم، آیت10 الی13، الجزء6، الصفحۃ2213، دارالاشاعۃ العربیۃ)

اِسی تفسیر سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی کرنے والے کو بُرا بھلا کہنا اور اُس کے عیبوں کو کھلم کھلا بیان کرنا سنتِ الٰہیہ (ربِ تعالیٰ کی سُنت) ہے اور گستاخ و بے ادب کون ہے قرآن سے پوچھئے،

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ (پارہ 10، سورۃ التوبۃ، اٰیت 74)

ترجمہ: اللہ عزوجل کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کُفر کی بات کہی اور اسلام میں آ کر کافر ہو گئے۔

شانِ نزول: اِبنِ جریر و طبرانی ابو الشیخ رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم ایک درخت کے سایہ میں آرام فرما رہے تھے تو اِرشاد فرمایا عنقریب ایک ایسا شخص آئے گا جو تمہیں شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا وہ آئے تو اِس سے بات ہرگز نہ کرنا تھوڑی دیر بعد ایک کَنجی آنکھوں (رنگین آنکھوں) والا سامنے سے گزرا۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے اسے بُلا کر فرمایا کہ تُو اور تیرے ساتھی کس بات پر میری شان میں گستاخی (بے ادَبی) کا لفظ بولتے ہو؟ وہ گیا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بُلا لایا سب نے آ کر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں بے ادبی کا نہیں کہا ہے۔ اِس پر اللہ تعالیٰ عزوجل نے یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی کہ اُنہوں نے گستاخی (بے ادَبی) نہیں کی ہے اور بے شک وہ ضرور کُفر کا لفظ بولتے ہیں اور رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔[5]

معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کا لفظ بولنے والا کافر ہے اور ایسے شخص کو کافر کہنا سنتِ الٰہیہ (ربِ تعالیٰ کی سُنت) ہے۔ چنانچہ دوسرے مقام پر فرمایا:

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ٥ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

(پارہ 10، سورۃ التوبۃ، اٰیت 65، 66)

ترجمہ: اور اے محبوب (صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم) اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ عزوجل اور اسکی آیتوں اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم سے ہنستے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

شانِ نزول: اِبنِ ابی شیبہ و ابن المنذر و اِبنِ ابی حاتم و ابو الشیخ امام مجاہد شاگرد خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص کی اونٹنی گم ہو گئی تھی وہ اس کو تلاش کر رہا تھا تو رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اِس پر مُنافق نے کہا کہ مُحَمَّدؐ (صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم) بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جنگل میں ہے حالانکہ ان کو غیب کی کیا خبر؟ حضور صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم نے اس مُنافق کو بُلا کر دریافت کیا تو اس نے کہا ہم تو ایسے ہی ہنسی مذاق کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی (ترجمہ) کہ اللہ (عزوجل) اور رسول (صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم) سے ٹھٹھا کرتے ہو بہانے نہ بناؤ تم مسلمان کہلا کر اس لفظ کے بولنے سے کافر ہو گئے۔

(تفسیر امام ابن جریر مطبع مصر، جلد دہم، صفحہ 105، و تفسیر در منثور امام جلال الدین سیوطی)[6]

---

[5] (جامع البیان (تفسیر الطبری)، سورۃ التوبۃ، آیت 74، الحدیث 16973، الجزء 14، الصفحۃ 363، مؤسسۃ الرسالۃ)

[6] (جامع البیان (تفسیر الطبری)، سورۃ نوح، آیت 9، الجزء 10، الصفحۃ 196، داراحیاء التراث العربی بیروت)

(تفسیر الدر المنثور بحوالہ ابن ابی شیبہ وغیرہ، سورۃ نوح، آیت 9، الجزء 4، الصفحۃ 230، داراحیاء التراث العربی بیروت)

معلوم ہوا کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں یہ لفظ بولنا کہ ان کو غیب کی کیا خبر؟ یا لکھنا جیسا کہ تقویۃ الایمان کے صفحہ 75 پر "رسول کو غیب کی کیا خبر" کفر ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (پارہ 1، سورۃ البقرۃ، اٰیت 104)

ترجمہ: اے ایمان والو! رَاعِنَا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم (ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

شانِ نزول: جب حضور صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ وعظ و نصیحت فرماتے تو وہ لوگ درمیان کلام میں کبھی کبھی عرض کرتے رَاعِنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم (یعنی یارسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم ہماری رعایت فرمایئے۔) یعنی اپنی گفتگو کو دوبارہ فرمادیجیے تاکہ ہم لوگ اچھی طرح سمجھ لیں اور یہود کی لغت میں لفظ راعنا بے ادبی کے معنیٰ رکھتا تھا۔ یہودیوں نے اس لفظ کو گستاخی کی نیت سے کہنا شروع کر دیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہودیوں کی زبان جانتے تھے ایک دن یہ کلمہ آپ نے ان کی زبان سے سن کر فرمایا کہ اے دشمنانِ خدا تم پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو اگر اب میں نے کسی کی زبان سے یہ لفظ سُنا تو ان کی گردن ماردوں گا۔ یہودیوں نے کہا کہ آپ تو ہم پر ناراض ہوتے ہیں حالانکہ مسلمان بھی یہی لفظ بولتے ہیں۔ یہودیوں کے اِس جواب پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رنجیدہ ہو کر حضور صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہی ہو رہے تھے کہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں رَاعِنَا کہنے سے لوگوں کو روک دیا اور اِس معنیٰ کا دوسرا لفظ اُنْظُرْنَا کہنے کا حکم ہوا۔ (تفسیر صاوی، جلد 1، صفحہ 74) [7]

ثابت ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم و توقیر کرنا اور ان کی جناب میں ادب کے کلمات بولنا فرض ہے اور جس لفظ میں بے ادبی کا شائبہ ہو وہ ہرگز زبان پر نہیں لاسکتے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی اور بے اَدَبی کرنے والا کافر ہے چاہے وہ صبح و شام کلمہ طیبہ کی رٹ ہی کیوں نہ لگاتا ہو۔ اللہ تعالیٰ عزوجل ہم سب کو نبی کریم صَلَّی اللہ تَعَالیٰ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کا ادب نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حررہ الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ
سیرانی مسجد، بہاول پور پاکستان

[7] (تفسیر الصاوی، سورۃ البقرۃ، آیت 104، الجزء 1، الصفحۃ 96، دار الاشاعۃ العربیۃ)